Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16.~~B~~ A 53.

16A53

تیرا دلدار مبارک ہو تجھے | لطف دیدار مبارک ہو تجھے

کھولکر آنکھ لگی کہنے کہ ہان | سامنے لا کے کہا دیکھ یہان

اوٹھا کے سینے سے لگایا اوسکو | اپنی آنکھوں مین بٹھایا اوسکو

جب ہوئی سیر محبوب کی دید | شادیانوں سے تھا سامان عید

پھر تو مکے مین تھی گھر گھر شادی | ہر طرف سے تھی مبارکبادی

جی اوٹھی گویا حلیمہ رض دائی | زندگی اوسنے دوبارہ پائی

اپنے گھر ہو کے جو رخصت آئی | طرفہ آلودہ حسرت آئی

جائے دلدار جو دیکھی سونی | ہوگئی وحشت خاطر دونی

کہتی تھی جب سے وہ پیارا چھوٹا | جی نہین لگتا ہی گھر مین میرا

چمنستان ہی بیابان مجکو | گھر ہوا گوشۂ زندان مجکو

غم ہجران سے جو گھبراتی تھی | گھر سے مکے کو چلی جاتی تھی

مہر محبوب تھا آنا جانا | واہ کیا خوب تھا آنا جانا

یان نہ آنا ہی نہ جانا بنتا | نہ تو رہنے کا ٹھکانا بنتا

حرص دنیا کے جو پابند ہین ہم | مبتلای الم چند ہین ہم

پھنسگئے دام مین ہم کیا کیجے | نہین اوٹھتا ہی قدم کیا کیجے

عین دریا مین کسی تشنہ کو | گر نہ دیکھا ہو تو ہمکو دیکھو

ہجر مین خون جگر پینا ہے | بیمزہ جینا بھی کچھ جینا ہے

[illegible]

رو کے چلائی دوہائی لوگو / لٹ گئی میری کمائی لوگو
بیکلی دیکھ کے اوس مضطر کی / جان جاتی رہی ساری گھر کی
آمنہ بی بی نے اوس سے پوچھا / کہ تجھے میری قسم سچ بتلا
میرا بچہ تو ہے اچھا دائی / چھوڑ کر آئی ہے کیسا دائی
روتی یون آئی ہے کیون خیر تو ہے / ایسی گھبرائی ہے کیون خیر تو ہے
بولی قابو مین نہین جی میرا / لاڈلا کھو گیا بی بی تیرا
اپنی جانی کو جو کھو بیٹھی ہین / ہاتھ اب جینے سے دھو بیٹھی ہین
سنکر اوس خستۂ محزون کا کلام / شور ماتم سے تھا گھر مین کہرام
کچھ نہ پوچھ آمنہ خاتون کا حال / تھرتھراتا تھا بدن جی تھا نڈھال
دل شیدا کا ہوا حال سقیم / رو اوٹھی ہائے مرا در یتیم
یہ کہا اور ہوا غش طاری / یون لگی کہنے باہ و زاری
مین چلی مجکو سنبھالو کوئی / اوسکے دادا کو بلالو کوئی
سنکے یہ بات وہ سردار قریش / لیکے ساتھ اپنے یگانے اور خویش
تھرتھراتا ہوا گھر سے نکلا / خاک اوڑاتا ہوا صحرا ڈھونڈھا
دیکھا کیلے کے درختون مین چھپا / ایک لڑکا ہے اکیلا بیٹھا
نور سے جسکے چمکتا ہے وہ بن / اوسکی خوشبو سے مہکتا ہے چمن
دل پہ تھا اوسکے جو یعقوب کا داغ / بوی یوسف سے ہوا تازہ دماغ

[illegible] فرمایا کہ احمد ہین
فخر ادب جا بجا ہوان ہین
[illegible] مطلب ہی [illegible]
ہاشمی [illegible]
کہتے ہین [illegible]
جب سنی آواز [illegible]
گل [illegible] بلبل [illegible] نثار

۷ قصۂ یوسف علیہ السلام [illegible]

اپنا مطلوب جو پایا اونے
خوب [illegible] لگایا اونے
[illegible]
کہ ملا یوسف گم گشتہ [illegible]
پھر یہ اسرار [illegible]
کہ چھپا [illegible] مطلب کیا تھا
[illegible]

کیا کہوں عشق کی بیماری ہے — دل سنبھلتا نہیں ناچاری ہے
بن ترے گھر میں نہ جاؤنگی میں — خاک جنگل کی اوڑاؤنگی میں
بیٹے محنت سے تھا پالا تجھکو — سمجھی تھی گھر کا اوجالا تجھکو
ہای وہ چاند سی صورت افسوس — ہای وہ نور کی مورت افسوس
بن ترے کسکے میں جاؤں کیونکر — منہ تری ماکو دکھاؤں کیونکر
تیرے دادا نے مجھے سونپا تھا — مجھے شرمندہ کیے جو بیٹھا
گرد اوسکے ہوا خلقت کا ہجوم — پوچھنے جاتے تھے سب کا ہی معموم
گیا ترا نام ہے کیوں روتی ہے — جان کسکے لیے یوں کھوتی ہے
بولی اک گاؤں سے آئی ہوں میں — مصطفے پیارے کی دائی ہوں میں
مجھ ضعیفہ کا حلیمہ ہے نام — میرا اس بن میں ہوا کام تمام
کھو گیا دشت میں جانی میرا — گم ہوا یوسف ثانی میرا
اسلیے روتی ہوں با حال سقیم — نہیں ماتا ہی مرا دُرِّ یتیم
لعل میرا گہر یکتا ہے — بچہ بن باپ کا اکلوتا ہے
سر پہ چھوٹا سا عمامہ ہے سجا — تن پہ ہے ننھا سا جامۂ زیبا
گال اوس گل کے ہیں گورے گورے — لال ہیں آنکھوں میں اوسکے ڈورے
سر پہ ہیں بال گھنگھر والے ایسے — گل سنبل کا ہو گچھا جیسے
اوسکی زلفوں کے گھونگر والے بال — دل شیدا کے لیے ہیں جنجال

ختم ابرو سے ہے نور تجلی — تیر مژگان سے دل و جان گھائل
آفتاب ابر میں چھپ جاتا ہے — سامنے اوسکے اگر آتا ہے
آفت جان ہے غضب وہ چتون
نور سے نور ہو اوسکا ظاہر — غیرت حور ہے وہ نام خدا
جلوہ افزا جو وہ دلبر ہو جا — راہ خوشبو سے معطر ہو جا

اسی اندوہ و قلق مین ناگاہ
ہنسکے فرمایا کہ مضطر مت ہو
گرچہ سینے کو مرے چاک کیا
آب رحمت سے مرا دل دھویا
دل مرا نور سے معمور کیا
یہ جگر سوختہ سنبھل گئی
گھر مین حیرت زدہ لائی لیکن
مر جانی ترے صدقے جاؤن
یہ کہا اور شہ والا کو
راہ مین ایک جگہ بٹھلاکر
پھر جو آئی تو نہ پایا شہ کو
حالت ابتر ہوئی اوس شیدا کی
کہتی تھی ہای کدھر جاؤن مین
ہای کس ابر مین وہ چاند چھپا
کیا ہوا دودھ کا پالا میرا
کیا ہوا وہ گل باغ خوبی
کیا ہوا سرو گلستان کمال

آگیا سامنے وہ غیرت ماہ
مین سلامت ہون تو اتنا مت رو
کیا ہوا دل کو مرے پاک کیا
زنگ آئینہ سے بالکل کھویا
جس قدر الوث تھا سب دور کیا
شادی سے گل کی طرح پھولگئی
دل مین کچھ سوچکے بولی لیکن
چل تجھے گھر ترے پہونچا آؤن
ساتھ لیکر جو چلی صحرا کو
کسی مطلب کو گئی اور جاکر
ابر قدرت نے چھپایا مہ کو
سر تھا اور خاک تھی بس صحرا کی
موت آجای تو مرجاؤن مین
چھا گئی دل پہ مرے غم کی گھٹا
کیا ہوا گیسوؤن والا میرا
کیا ہوا نور دل محبوبی
کیا ہوا شمع شبستان جمال

۵

معجزہ اپنا یہ دکھلا مجھکو
آپ سے آپ تو چلی جا مجھکو
گر سلامت نہ تجھے پاؤن گی
مین تو جنگل ہی مین جاؤنگی
شاق ہے دل پہ جدائی تیری
دیکھ مر جائیگی دائی تیری

بکریان سبزی کی خواہش جو کرین — سنبل گلشن فردوس چرین
شاخ طوبیٰ کی چھڑی ہو آؤ — بکریان ہانکنے کو لیجاؤ
شیر بکری کی کرے چوپانی — باز صعوہ کی کرے مہمانی
خار سے پاک وہ جنگل ہوجائے — سبزہ اوس راہ کا مخمل ہوجائے
جس طرف وہ قدِ بے سایہ چلے — سایہ کو ابر گران مایہ چلے
جس طرف وہ مہِ انور نکلے — مہر اوس راہ سے بچ کر نکلے
الغرض وہ شہ لولاک لما — رونق افزائے بیابان جو ہوا
ہر جڑی بوٹی تھی سرگرم سلام — ہر شجر کا تھا جھکے سے یہ کلام
اپنی امت کا جو ہی چرواہا — دیکھو وہ آتا ہے کمل والا
پھر تو معمول یہ ٹھہرا کہ رسول — دنکو اس کام مین رہتے مشغول
بکریان دنکو چرایا کرتے — شام کو گھر مین پھر آیا کرتے
ایک دن دائی حلیمہ تنہا — گھر مین بیٹھی تھی کہ بیٹا اوسکا
ہانپتا کانپتا مضطر آیا — رو کر اوس خستہ سے یون کہنے لگا
بیٹھی کیا کرتی ہی گھر مین آرام — چل محمدؐ کا ہوا کام تمام
دو حریفون نے کیا اونکو ہلاک — چھری سے سینہ کو کر ڈالا چاک
خاک پر ہمنے لٹاتے دیکھا — چھری سینہ پہ چلاتے دیکھا
سنکے یہ بات حلیمہ دائی — گر پڑی خاک پہ اور چلائی

پھر جو ہوش آیا تو چھوڑا اپنا گھر
خاک سے اوٹھی چلی جنگل کو
اشک آنکھون سے روان تھے پیہم
آہ کے ساتھ اوٹھاتی تھی قدم
دمبدم کرتی تھی فریاد و بکا
اس طرح مانگتی جاتی تھی دعا
اب کہان دیکھون پاؤن بچہ کو
اب کدھر ڈھونڈھنے جاؤن بچہ کو
میں تو تھی کہ جنگل کو بچا
چھوڑ کے مجھ کو سدھار کے تو

قصۂ شق صدر حضور صلی اللہ علیہ وسلم

ماه والا نسبی کر آرام | آفتاب عربی کر آرام
سو گئی ماه عجم مهر عرب | سو گئی شمع شبستان ظفر
منہه په سورج نے لیا شب کا نقاب | تو بهی لی مهر درخشان کر خواب
آمنه بی بی کے جانی سو جا | میری دولت کی نشانی سو جا
تیرے آرام کو اے مه پاره | میری آنکهون کا بنے گهواره
اپنی آنکهو نمین سلاؤن تجهکو | اسی جهولے مین جهلاؤن تجهکو
کنگهی بالو نمین جو هوتی درکار | دیتی تهی پنجۂ مژگان سی سنوار
پانی منه دهونیکو جا کر لاتی | شیرهٔ جان کو بلا کر لاتی
دل کو کهتی تهی که آئینه بنے | سینه اوس حسن کا گنجینه بنے
تا نه لگ جاے کهین اپنی نظر | آپ بهی دیکهه نه سکتی جی بهر
قد وه بوٹا سا تها بس هی بے نظر | جیسے پتلی کا هو آنکهو نمین گهر
جان و مال اپنا فدا کرتی تهی | جی سی خدمت مین رها کرتی تهی
رات دن کام تها خدمت هی سے بس | گذری اس طرح سی جب تین برس
ایکدن اوس شه دین پرور نے | اوج وحدت کے مه انور نے
اوس سے پوچها که بتا اے مادر | دنکو بهائی مرا جاتا هی کدهر
بولی ماں کهنے پہ صدقے دائی | وه ترا دوده شریکا بهائی
بکریان دنکو چراتا هے وه | شام کو گهر مین پهر آتا هے وه

۳

دودھ لوس کو پلاتی تھی وه
گردی چھوتے سمائی تھی وه
کبھی گھری کی بلائین لیتی
صدقے ہو ہو کے دعائین دیتی
کبھی صورت کا تماشا کرتی
تکتی باندھ کے دیکھا کرتی

چومتی تھی کبھی پیشانی کو
کبھی اوس چہرهٔ نورانی کو
کبھی نہلاتی تھی خوش ہو ہو کر
پانی پیتی تھی قدم دھو دھو کر
گرد پھرتی تھی کبھی سو سو بار
جیسے ہو شمع پہ پروانہ نثار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک عاشق تھی حلیمہ دائی
وہ کچھہ اس رمز سے آگاہ نتھی
یعنے اوس شاہ کو لائی گھر مین
واہ کیا طالعِ بیدار ملے
نور سے کیون نہو معمور وہ گھر
کس طرح گھر نہو وہ نورانی
آستانہ ہوا وہ شام و سحر
در و دیوار سے آتی تھی صدا
شکر کرتی تھی خدا کا ہیہم
حق نے بخشی مجھے دولت یہ عجیب

جسنے گھر بیٹھے یہ دولت پائی
اوسکی قسمت مین یہ دولت تھی لکھی
نور اللہ کو لائی گھر مین
جسکو کونین کے سردار ملے
جلوہ افزا ہون جہان پیغمبر
جسکی جبریل کرے دربانی
سجدہ گاہِ ملک و جن و بشر
کہ حلیمہ پہ ہوا فضل خدا
کہ نہ تھے مستحق اس فضل کے ہم
مجھہ حلیمہ کے کہان تھے یہ نصیب

۲
قصیدہ حلیمہ سعدیہ

کبھی کرتی تھی پیار حد سے سوا
کبھی رکھتی جس طرح چاند کو
کبھی آنکھون سے لگا لیتی تھی
کبھی سینے سے لگا لیتی تھی
کبھی کرتی تھی بسم اللہ پیار

Kissa Daiee Halima
INSTITUTE

بعون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمن و زمان

# قصہ حلیمہ سعدیہ

بمطبع نامی منشی نولکشور میں بہ طبع مزین ہوا

Qiṣṣah-ĕ-Hātimah-ĕ-sa'īdiyah.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.